

مسلم معاشرے میں اولاد کی تربیت

NURTURING OF CHILDREN IN THE MUSLIM SOCIETY

ڈاکٹر حافظ زین العابدین الحمدی *

ڈاکٹر حافظ عبدالغنی شیخ **

ABSTRACT:

In Muslim Society give the top priority to training and education of children. Hazrat Muhammad (PBUH) who loved the children a lot and looked after them when he offered pray his grandson Hasnain (R.A) was sitting on his shoulder and back. This is the extreme of love for little and considers them as their core of heart. Allah says: "And those who have blessed obligatory for them." First of all, we should pray for bestowing well, mannered and healthy children. Hazrat Ibrahim offered pray for well-mannered and obedient children. In Holy Quran some dictations for the Holy Prophet (PBUH) "Oh God! Give us the gift of wives and children who many become our apple of eye." The children need special attention of father. We should that they may enable them to be useful citizen for our society. It is possible by following the path suggested by the Holy Prophet (PBUH) and Muslim teachings as well.

KEYWORDS:

تربیت، اولاد، روحانی، اخلاقی، عقیقہ، گھٹی۔

آج کے بچے کل کے بڑے ہونگے۔ بچے من کے سچے۔ اولاد ناکبادنا۔ بچے ہمارے جگر کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ یہ چند محاورے ہیں جو ہمارے ہاں مشہور ہیں۔ بچے واقعی جگر کے ٹکڑے ہوتے ہیں بچوں کی تربیت کرنا دراصل اپنے جسم و جان کی تربیت کرنا ہے۔ صحت مند معاشرے کے لیے بچوں کی جسمانی و دماغی نشوونما ضروری ہے۔ اسی طرح بچوں کی

* اسٹنٹ پروفیسر انسٹیوٹ آف لیگوسٹیجیو یونیورسٹی آف سندھ جامشورو برقی پتا: hafizzainsodhar@gmail.com

** پروفیسر انسٹیوٹ آف لیگوسٹیجیو یونیورسٹی آف سندھ جامشورو برقی پتا: hafiz.ghani@usindh.edu.pk

اخلاقی تربیت بھی انتہائی ضروری ہے تاکہ ایک اچھے اور صالح معاشرے کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔
 ارشادِ بانی ہے: "اور تم ربانی بن جاؤ کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور درس دیتے ہو۔" ¹
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ربانی اسے کہتے ہیں جو بچوں کو چھوٹے پن میں تربیت کرے۔ جس طرح بچوں کا نان نفقہ فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس کے لئے اولاد جنی گئی ان پر فرض ہے وہ ان کا نان نفقہ ادا کرے۔" ² اسی طرح ان کی اخلاقی و روحانی تربیت بھی فرض ہے۔ حدیثِ پاک ہے۔ (جس کے ہاں) اولاد پیدا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اولاد کا اچھا نام رکھے پھر انکی اچھی تربیت کرے۔ ³
تربیت کے معنی و مفہوم:

تربیت کا مادہ رب ہے۔ رب کا مفہوم ہے آقا اور معلم اور رب کے معنی پرورش کرنے والے کے بھی ہیں۔ تربیت کے لغوی معنی پرورش کرنے کے ہیں۔ تربیت کا لفظ قرآن مجید میں تزکیہ نفس کے ضمن میں آیا ہے۔ امام راغب تربیت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں۔
 "العربیہ ہوا نشاء الشیء حالا غلالا الى حد التام"
 "کسی چیز کو یکے بعد دیگرے اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے مطابق اس طرح نشو و نما دینا کہ اپنی حد کمال کو پہنچ جائے۔" ⁴

امام غزالی فرماتے ہیں:

"بچپن کی ذمہ داری والدین پر ہے۔ بچہ جس کا ضمیر بالکل صاف ہوتا ہے اور اس کی روح بے داغ ہوتی ہے۔ والدین کی نگرانی میں دے دیا جاتا ہے۔ اس کا دل آئینے کی مثل ہوتا ہے جو ہر چیز کا عکس قبول کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت اچھی طرح کی جائے تو وہ اچھا انسان بن سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے ناجائز طور و طریقے سکھائے جائیں یا اس کی طرف سے لاپرواہی برتی جائے تو وہ موذی انسان بن سکتا ہے۔" ⁵
 درحقیقت گھر ایک ایسی جنت ہے جہاں بچہ باپ کی شفقت اور ماں کی محبت کی چھاؤں میں پرورش پاتا ہے۔ ماں کی گود کو بچے کی پہلی درس گاہ کہا جاتا ہے اور بچے کی بنیادی تربیت میں ماں کا کردار نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ گھر سے اگر بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر ہو تو بیرونی دنیا میں بھی ایسے بچے آگے چل کر قابل اعتماد شخصیت بن سکتے ہیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کے لئے والدین کی خصوصی توجہ درکار ہوتی ہے تاکہ معاشرے میں اچھی عادات کے بچے جنم لیں اور مجموعی طور پر معاشرے میں بہتری آئے۔

ارشادِ بانی ہے:

"اے ایمان والو! تم بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند خو، سخت مزاج ہیں۔ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔" ⁶
 اس آیت مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کو دوزخ کا ایندھن بننے کے سبب سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خود بھی دوزخ کا ایندھن بننے سے بچیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی بچائیں یعنی ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ نارِ جہنم سے خود بھی

بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ اپنے بچوں کے اخلاق کی نگرانی کریں اور انہیں غفلت اور کوتاہی سے بچائیں۔ جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی تلقین کریں اور جن کاموں سے منع کیا ہے اس سے خود بھی بچیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی بچائیں۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دیں اچھی باتیں سکھائیں اور بہترین ادب و ہنر اور اخلاق سکھائیں۔ تربیتِ اولاد کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ پیغمبروں اور بزرگوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعایان کی گئی ہے:-

ترجمہ: "اے اللہ مجھے نیکو کار اولاد عطا فرما"۔⁷

پیغمبروں نے نیک سیرت اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی ہیں ایسی اولادیں جن کو دیکھ کر ان کی آنکھیں اور ان کے دل ٹھنڈے ہوں۔ جیسا کہ نیک اولاد کے سلسلے میں قرآن کریم میں یہ دعایان کی گئی ہے:

"اے اللہ! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی جانب سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔"⁸ اولاد کو صالح بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہئے یہ بھی والدین کا فرض ہے۔ نیک لوگ تربیتِ اولاد کے سلسلے میں اپنی کوششوں کی کامیابی کے لئے اللہ کے حضور دعا کا اہتمام کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا نقل فرمائی ہے کہ: "اور (اے خداوند) میرے لئے میرے کاموں کو میری اولاد میں صالح بنا۔"⁹

اولاد کے معاملے میں انسان بے بس ہے۔ اولاد اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے پیدا دیتا ہے جسے چاہتا ہے بٹی سے نوازتا ہے کسی کو بیٹے اور بیٹی دونوں عنایت فرماتا ہے اور کسی کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ بچوں کو چومنا اور پیار کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔ بچوں سے پیار و محبت کرنا سنتِ نبوی ﷺ بھی ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ: "ایک اعرابی اقرع بن حابس دربارِ نبی میں آیا، نبی ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پیار کر رہے تھے۔ اس کو یہ بات ادب اور وقار کے خلاف معلوم ہوئی۔ اس نے کہا کیا آپ ﷺ بچوں کو پیار کرتے ہیں! میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی پیار نہیں کیا۔" نبی ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھائی پھر فرمایا: "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔"¹⁰

یونیسف اور اقوام متحدہ کا ایک اجلاس 1978 میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا اور طبی طور پر ثابت کیا گیا کہ بچے کے لئے ماں کے دودھ سے کوئی نعم البدل چیز نہیں ہے۔ ماں کے لئے ضروری ہے اپنی اولاد کو دودھ پلائے۔ قرآن مجید میں بھی اپنے بچے کو دودھ پلانے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشادِ باری ہے۔ اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال تک دودھ پلائیں۔¹¹ اور اگر ماں میسر نہیں ہو تو مز دوری پر دوسری عورت سے دودھ پلوا سکتی ہیں۔ ارشاد ہے: "اگر دوسری عورت سے دودھ پلانے کا ارادہ ہے تو اجرت سے پلوائے"¹²۔ ماں کے دودھ پلانے سے خود ماں بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم مصری جو زچہ بچہ کے امراض کے ماہر ہیں امریکا میں یونیورسٹی میں کام کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ماں

کادوسال تک بچوں کو دودھ پلانا ماں کو پستانوں کے سرطان سے بچاتا ہے۔¹³

اولاد کی تربیت کے سلسلے میں والدین کو اس کی تعلیم کو پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ بچوں اور بچیوں سے بے راہ روی کا اندیشہ نہ رہے۔ آج دینی تعلیم و تربیت کا رجحان کم ہوتا جا رہا ہے۔ آج سینما اور ٹی وی کے اخلاق سوز پروگرام رہی سہی کسر نکال دینے کے درپے ہیں اس صورت حال میں والدین کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں جبکہ آج کے دور میں بچے انٹرنیٹ اور موبائل کا استعمال سیکھ چکے ہیں والدین کو چاہئے کہ وہ دور جدید کے ان رجحانات کے پیش نظر بچوں پر کڑی نظر رکھیں اور اپنے حسن عمل اور اچھے نمونے سے ان کے دلوں میں نیکیوں سے پیار و محبت پیدا کریں تاکہ ان کے اخلاق و کردار کو سنوارا جاسکے اور بے راہ روی و بے دینی سے بچ سکیں۔ بچے کی پرورش و نگہداشت میں والدہ کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے اگر ماں عبادت خشوع و خضوع سے کرنے والی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہو تو اس سے بچوں کی تربیت و نشو و نما پر بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ماؤں کے دینی رجحانات ان کی تربیت اور کردار پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

گھٹی دینا:

بچے کے دنیا میں آنے کے بعد اسے میٹھی چیز کی گھٹی دینا مسنون ہے۔ بھور کی گھٹی دینا زیادہ بہتر ہے۔ گھٹی سے بچے منہ کو حرکت دیتا ہے اور جبرٹوں کو ہلاتا ہے۔ نیک آدمی بچے کو گھٹی دے۔ گھر کے بزرگ اگر بچے کو گھٹی دیں اور خیر و برکت کی دعا کریں تو یہ باعث اجر و ثواب ہے۔ حضرت ابو طلحہ کے بچے کو نبی ﷺ نے گھٹی دی۔¹⁴

پیدائش کے وقت بچے کے کان میں اذان و اقامت کہنا:

بچے کی پیدائش کے وقت اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا سنت ہے۔

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے کان میں اذان دی۔¹⁵

بچوں کے کان میں اذان کہنے کی بہت حکمت ہے۔ اذان کے کلمات سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ بچے کی روح اسلام کی اس پہلی دعوت کو جان لیتی ہے۔

بچوں کے اچھے نام رکھنا:

بچوں کا اچھا نام رکھنا ان کا حق ہے اور ہر معاشرے میں اسکا رواج ہے۔ دین اسلام اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ بچوں کا نام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھنا چاہئے۔ ان کے لئے پیارے اور بامعنی نام تجویز کئے جائیں۔ کیونکہ شخصیت و کردار پر ناموں کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بچوں کے نام ایسے رکھے جائیں جو بامعنی اور بابرکت ہوں۔ نیز ایسے ناموں سے پرہیز کرنا چاہئے جو شرافت و سنجیدگی کے خلاف ہوں۔

نبی ﷺ نے اچھے نام رکھنے کو پسند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: "اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن نام پسند ہیں۔"¹⁶

نبی ﷺ نا پسندیدہ ناموں کو تبدیل فرمادیتے تھے لہذا بچوں کے اسلامی اور بابرکت نام رکھنے چاہئے تاکہ ان کی شخصیت پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں۔

عقیقہ کرنا:

بچوں کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا نبی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ اس سنت کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ عقیقہ کرنے سے بچوں پر آنے والی بہت سی مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ اسی طرح عقیقہ کا گوشت غرباء میں تقسیم کرنے سے اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔ عقیقہ کا گوشت رشتے داروں اور احباب میں تقسیم کرنا سماجی روابط میں مضبوطی کا باعث بنتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں عقیقہ کی دعا ان الفاظ میں وارد ہوتی ہے۔

بسم الله اللهم منك و لك هذه عقيقه فلان بسم الله و الله اكبر^{۱۷}

"اللہ کے نام سے! اے اللہ یہ تیرا مال ہے اور تیرے حضور پیش ہے یہ فلاں (بچے کا نام) کا عقیقہ ہے۔"

بچوں کے سر مونڈنا:

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن اس کے سر کے بال مونڈ دئیے جائیں۔ یہ سنت مبارکہ اور بچے کی صحت کے لئے مفید ہے۔ بچے کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقے میں دینی چاہئے یہ بھی سنت ہے۔¹⁸

بچوں کے لئے کھیل اور تفریح:

بچوں کے لئے تفریح نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں جسمانی بھاگ دوڑ اور کھیلوں کو ترجیح دینی چاہئے۔ بچوں کو تیرا کی بھی سکھائی جائے اس سے جسمانی ورزش ہوتی ہے۔ بچوں کو تاش، شطرنج وغیرہ سے منع کیا جائے۔ حدیث مبارکہ ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے چوسر (شطرنج کا کھیل) کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور خون سے رنگے۔"¹⁹

بچوں کی اچھی تربیت صدقہ جاریہ ہے:

جو لوگ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتے ہیں ان کی اولاد ان کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اسکے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا اولاد صالح جو والدین کے لئے دعا کرتی ہے۔"²⁰

لہذا سب سے پہلے والدین کو اپنی اصلاح اور پھر اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ معصوم بچوں کے لئے والدین کی شخصیت قابل نمونہ ہوتی ہے۔

بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت:

بچوں کی تربیت میں گھر کے ماحول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانا نہایت ضروری ہے گھریلو جھگڑے اور ناچاقیاں گھر کی فضاء کو مکدر بنادیتے ہیں بچے ایسے ماحول کا اثر لیتے ہیں اور ان میں بہت سی بری عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اخلاقی خرابیاں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔

گھر کے ماحول کو بہتر بنانے میں نماز کی بے پناہ اہمیت ہے۔ پورے گھر میں نماز وقت پر ادا کی جائے۔ گھر کے تمام افراد نمازی ہوں تو بچے کا ذہن دین کی طرف راغب ہوگا۔

اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام بھی ہونا چاہئے اگر ہر روز گھر میں باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت ہو تو اس سے بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے گھریلو ماحول کو جھوٹ سے پاک رکھنا لازمی ہے تاکہ بچوں کو شروع سے ہی سچ بولنے کی عادت پیدا ہو۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کو اکثر اوقات سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

بچوں کی تربیت کے ذرائع:

اسلام کا نظام تربیت زندگی کے ہر پہلو کو مد نظر رکھتا ہے اسلام دین فطرت ہے انسان کی تربیت کے لئے اسلام نے کئی ذرائع مرتب کئے ہیں تاکہ ہر ایک فرد صالح اور متقی بن سکے اور اس کے زیر اثر دوسرے لوگ بھی نیک سیرت اور با اخلاق بن سکیں۔

تربیت، نصیحت و تلقین کے ذریعے:

انسان نصیحت کو قبول کرتا ہے اس لئے تکرار کے ساتھ بار بار بچوں کو اچھے اور نرم انداز میں نصیحت کرنی چاہئے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر نصیحتیں اور تلقین و وعظ موجود ہے۔

انبیاء کے قصص:

انسان قصص اور واقعات کو سننا پسند کرتا ہے اور اس سے سبق بھی حاصل کرتا ہے انسان کی فطرت کے پیش نظر قرآن مجید نے زندگی کے حقائق بیان کرنے کے لئے انبیاء کے قصص کو بیان کیا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت عیسیٰؑ صحیحہ اولاد کا قرآن کریم میں تذکرہ ملتا ہے۔ اسی طرح دیگر انبیاء اکرام کے تذکرے بھی موجود ہیں جنہوں نے اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعائیں مانگیں۔

تربیت بذریعہ سزا:

بچوں کی تربیت اگر نصیحت اور وعظ کے ذریعے نہ ہو سکے تو ان کے لئے حتمی طریقہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن ابتداء ہی سے سزا کا طریقہ درست نہیں۔ تربیت و اصلاح نہایت صبر آزمایہ مرحلہ ہے اس میں حکمت و دانائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم نبی ﷺ کو لوگوں کی تربیت و اصلاح کے سلسلے میں حکم فرمایا:

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ²¹

"اے نبی (ﷺ)! اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے۔"
عبادات و دعا اور تربیت:

اخلاقی و روحانی تربیت میں عبادات کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ جیسا کہ نماز کے متعلق فرمایا:

ترجمہ: "بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے"²²

عبادات فرد کو ضبط نفس اور اچھے برے کی تمیز سکھاتی ہیں۔ اس طرح دعا بھی تعمیر شخصیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تربیت اولاد کے لئے دعا کی ترغیب دی ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔²³

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بہتری عنایت کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔"

بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں:

- بچوں کی تعلیم و تربیت میں حکمت اور صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔
- بچوں کی اچھی تربیت اور ان کے اخلاق و سیرت کو سنوارنے کے لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنایا جائے۔
- بچوں کی کوتاہیوں اور غلطیوں پر چشم پوشی سے کام لینا چاہئے اور اسے سب کے سامنے جھڑکنے کے بجائے تنہائی میں نرمی سے سمجھایا جائے۔

- دوسروں کے سامنے بچوں کی شکایات کرنے سے گریز کرنا چاہئے اس سے بچوں میں احساس کمتری پیدا ہو جاتی ہے۔

- بچوں کو ان کی دلچسپی کے کام آزادانہ طور پر کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اس سے ان میں خود اعتمادی اور جرات پیدا ہوتی ہے۔

- صبر و برداشت جیسی صفات بچوں میں بچپن ہی سے پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

- بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ان کی نفسیات اور عادات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ ان میں منفی

صفات پیدا نہ ہوں اور ضد اور ہٹ دھرمی سے بچ سکیں۔

8- بچے ہمیشہ اپنے والدین کی تقلید کرتے ہیں والدین کو چاہئے کہ بچوں کے سامنے اپنے آپ کو مثالی طور پر پیش کریں۔

- بچوں کو بری صحبت سے ہمیشہ بچائیں اور اس سلسلے میں ان پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔

- بچوں کو اسلامی لٹریچر فراہم کریں تاکہ ان کی دینی معلومات زیادہ سے زیادہ ہو۔

- بچوں کو گفتگو کے آداب سکھائیں جائیں اور شروع ہی سے نرم اور دھیمے لہجے میں گفتگو کرنے کی عادت سکھائی جائے۔

- تمام بچوں کے ساتھ عدل و انصاف کا مساویانہ سلوک اور برتاؤ روار کھنا چاہئے تاکہ بہن بھائی کے لئے دل میں رقابت کا جذبہ پیدا نہ ہو بلکہ شفقت و محبت کا جذبہ پیدا ہو۔

- بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے ان کے اندر اجتماعی طور پر مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سی اخلاقی صفات مل جل کر کام کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

اولاد خدا کا انعام ہے۔ ان کی پیدائش خیر و برکت کا سبب ہے۔ ان کا استقبال شکر خداوندی کے ساتھ کرنا چاہئے کہ اس نے ایک بندے کی پرورش کا موقع فراہم کیا تاکہ انسان اپنے پیچھے اپنا جانشین چھوڑ کر جاسکے۔ بچے کی تربیت کے لئے جس ایثار و قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ صرف والدین ہی کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کر کے اولاد کی پیدائش کا فرائض انجام دیا۔

ارشادِ بانی ہے:-

"اور اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے خوف سے قتل نہ کرو کیونکہ ان کو اور تم کو بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔"

انسان جہاں اپنے بچوں کی کفالت کے لئے دن رات محنت و مشقت میں مشغول رہتا ہے وہیں ان کی اخلاقی دینی اور روحانی تربیت بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دیگر مخلوقات کے بچے جبلی طور پر تربیت پاتے ہیں۔ پرندے اڑنے کا سلیقہ جبلی طور پر حاصل کرتے ہیں جبکہ انسان اپنی پیدائش کے وقت سے ہی ہر مرحلے پر والدین کی نگرانی اور نگہداشت کا محتاج ہوتا ہے۔ تربیت اولاد انتہائی اہم اور نازک دینی اور معاشرتی فریضہ ہے۔ لہذا اسے نہایت ذمہ داری کے ساتھ نبھانا چاہیے۔

تربیتِ اولاد اور بیٹیوں کے حقوق:

- بیٹیوں کی پیدائش پر بھی بیٹے کی ولادت کی طرح اظہارِ مسرت کرنا چاہئے اور انہیں نعمتِ الہی سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حکمتوں کو جانتا ہے۔ جسے چاہے بیٹے سے نواز دے اور جسے چاہے بیٹی عطا فرمائے۔

- بیٹیوں کی طرح بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کا بھی اہتمام کیا جائے۔ اور انہیں دینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے تاکہ آگے چل کر وہ ایک گھرانے کی تعمیر کر سکیں۔

- بچیوں کو گانے بجانے اور بے پردگی کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ پابندِ صوم و صلوة ہوں اچھے برے کی تمیز سیکھ سکیں۔

- بچیوں کو نیک اور بزرگ خواتین سے قرآن و حدیث کی تعلیم بچپن ہی سے دلوائیں تاکہ صحیح عقائد ذہن نشین ہو جائیں۔

- بچیوں کی بے جا تنبیہ سے بچنا چاہئے اس سے ان میں ضد جیسی منفی صفات جنم لیتی ہیں۔

- علمِ دین خصوصاً وضو، غسل، نماز، روزے وغیرہ کے مسائل بچیوں کو بتائے جائیں اسی طرح انہیں بری صفات کے مضر اثرات سے آگاہ کریں۔

رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے حالات زندگی سے انہیں آگاہ کریں اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا و ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ کو ان کے سامنے بطور مثال پیش کریں۔
خلاصہ:

بچوں کی تعلیم و تربیت یعنی ان کو دین کا علم سکھانے و سکھانے اور عمل کا شوق و جذبہ سب سے پہلے گھر سے حاصل ہوتا ہے بچوں کا سب سے پہلا مدرسہ ان کا اپنا گھر اور والدین کی گود ہے۔ ماں باپ بچوں کو جس طرح چاہیں ڈھال سکتے ہیں بچہ گھر ہی سے سنوڑتا ہے اور گھر ہی سے بگڑتا ہے بچوں کی تعلیم و تربیت کے حقیقی ذمہ دار والدین ہیں۔ بچپن میں والدین بچوں کی تربیت جس انداز میں کرتے ہیں وہ ان کی ساری زندگی کی بنیاد بن جاتی ہے۔ لہذا لازمی ہے کہ اولاد کے لیے مناسب تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔ ان کی اخلاقی، روحانی و فکری پروان میں رہنمائی کریں جس کے لیے اسلام سنہری اصول دیے ہیں ان پر عمل پیرا ہوا جائے اور صحت مند و صالح معاشرہ قیام میں آ سکے۔

مراجع و حواشی

^۱ آل عمران: 79/3

^۲ البقرہ: 253/2

- ۳ البیہقی ابو بکر، شعب الایمان، مکتبہ الرشید، 1423ھ ج 11 ص 137 حدیث 8299
- ۴ اصغہانی راغب، مفردات القرآن، ص 184۔ قدیمی کتب خانہ کراچی۔
- ۵ ڈاکٹر احمد شبلی، تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ ص 33 مکتبہ کفایت اکیڈمی کراچی۔
- ۶ التحریم: 6/66
- ۷ الصافات: 100/37
- ۸ الفرقان: 74/25
- ۹ الاحقاف: 15/46
- ۱۰ بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ: صحیح بخاری، مکتبہ قدوسیہ، لاہور 2004ء، کتاب الادب، بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ، ج 3، ص 5997
- ۱۱ البقرہ پارہ 2/233
- ۱۲ البقرہ پارہ 2/233
- ۱۳ علی قاضی، وظیفہ المرء فی المجتمع الانساء طبع القاہرہ، ص 770
- ۱۴ بیہقی، السنن الکبریٰ ج 9 ص 305
- ۱۵ ترمذی، جامع الترمذی کتاب الاضاحی عن رسول اللہ ﷺ، باب: الاذان فی اذن المولود، حدیث: ۱۵۹۶
- ۱۶ ترمذی، جامع الترمذی، ص 368 حدیث نمبر 1514 ابوداؤد، السنن حدیث نمبر 5105 ص 718
- ۱۷ بیہقی، السنن الکبریٰ ج 9 ص 306
- ۱۸ منذری، مختصر صحیح مسلم، ص 398، حدیث نمبر 1511 تحقیق الشیخ محمد ناصر الدین البانی
- ۱۹ ترمذی السنن ص 334 حدیث نمبر 1376
- ۲۰ بخاری، الجامع الصحیح، ص 930 حدیث نمبر 5200 قدیمی کتب خانہ کراچی
- ۲۱ النحل: 125/16
- ۲۲ العنکبوت: 45/29
- ۲۳ البقرہ: 201/2